اللہ سے وعدہ کرکے توڑ دیا تو کفارہ ہوگا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-643

تاریخ اجراء: 20 رجب المرجب 1446ھ / 21 جنوری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی بات پر اللہ تعالی سے وعدہ کیا جائے، اور پھر وعدہ خلافی ہو جائے تو کیا حکم ہے، کیا کوئی کفارہ ہو گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر وعدہ صرف وعدہ ہی تھا، شرعی قسم یا منت نہیں تھی، تو اس صورت میں وعدے کے خلاف کرنے کے سبب کفارہ تو لازم نہیں ہو گا، البتہ جس کام کا اللہ عزوجل سے وعدہ کیا جائے اور پھر وہ کام بغیر کسی مجبوری کے نہ کیا جائے، تو یہ بہت بُرا عمل ہے، بلکہ اگر وہ وعدہ کسی گناہ سے بچنے یا کسی فرض وواجب کام کی ادائیگی کے متعلق ہو، تو اس صورت میں وعدہ خلافی کرنے والا سخت گنہگار بھی ہو گا کہ گناہ کرنا، یا فرض وواجب کام کو نہ کرنا خود ہی ایک گناہ ہے، اور دوسرا یہ اللہ عزوجل سے وعدہ خلافی بھی ہے، اور اللہ عزوجل سے وعدہ کرکے پھر جانا بہت سخت ہے اور اس پر شدید وعید آئی ہے اور یہ منافقین کا طرز عمل ہے۔ بہر حال ایسا کرنے والے کو چاہئے کہ وہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنے گناہ سے سچی توبہ کرے اور آئندہ جو بھی وعدہ کرے اُسے ضرور پورا کرے۔

وعدے کو پورا کرنے کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے: "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ" ترجمہ کنز العرفان: اے ایمان والو! تمام عہد پورے کیا کرو۔ (القرآن، پارہ 6، سورۃ المائدۃ: 1)

ایک اور فرمان باری تعالی ہے: "وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـٴُـوْلًا" ترجمہ: کنز العرفان: اور عہد پورا کرو بیشک عہد کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (القرآن، پارہ 15، سورۃ بنی اسرائیل: 34)

مذکورہ آیت کے تحت تفسیر روح البیان میں ہے:”وَ اَوْفُوا بِالْعَهْدِ سواء جری بینکم وبین ربکم او بینکم و بین غیر کم من الناس“ترجمہ: اور وعدے کو پورا کرو، چاہے وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہو، یا چاہے وہ تمہارے اور لوگوں میں سے کسی شخص کے درمیان ہو۔(تفسیر روح البیان، جلد5، صفحہ155، دار الفکر، بیروت)

اللہ عزوجل سے وعدہ خلافی کرنا منافقین کا طرز عمل ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:”فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ بِمَاۤ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ(77)“ترجمہ کنز العرفان: تو اللہ نے انجام کے طور پر اس دن تک کے لئے ان کے دلوں میں منافقت ڈال دی جس دن وہ اس سے ملیں گے کیونکہ انہوں نے اللہ سے وعدہ کر کے وعدہ خلافی کی اور جھوٹ بولتے رہے۔(القرآن، پارہ10، سورۃ التوبۃ:77)

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے:”امام فخر الدین رازی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے ہیں کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ عہد شکنی اور وعدہ خلافی سے نفاق پیدا ہوتا ہے تو مسلمان پر لازم ہے کہ ان باتوں سے اِحتراز کرے اور عہد پورا کرنے اور وعدہ وفا کرنے میں پوری کوشش کرے۔“(تفسیر صراط الجنان، جلد4، صفحہ188، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:”اس لفظ سے کہ "(کہ یہ گائے) اللہ کی نذر کریں گے "نذر نہ ہوئی محض وعدہ ہوا، اور وہ کہنا کہ "پال کر نتھی کو دیں گے "اس سے بھی ہبہ نہ ہوا یہ بھی ایک ارادہ کا اظہار تھا، مگر اللہ عزوجل سے جو وعدہ کیا اس سے پھرنا بھی ہرگز نہ چاہئے، قرآن عظیم میں اس پر سخت وعید فرمائی ہے۔“(فتاوی رضویہ، جلد13، صفحہ581، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مزید ایک جگہ سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:”اگر اپنی قربانی کی کھال مدرسہ میں دینے کو کہی تھی پھر نہ دی تو بیجا ہے، مگر چنداں الزام نہیں، جبکہ کسی عذر شرعی سے ایسا کیا ہو، ورنہ اللہ عزوجل سے وعدہ خلافی ہے، چنانچہ نتیجہ بہت شدید ہے۔“(فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ551، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک دوسرے مقام پر سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:”اللہ واحد قہار سے وعدہ کر کے پھرنا بہت سخت ہے اور اس پر شدید وعید (وارد ہے)۔“(فتاوی رضویہ، جلد16، صفحہ481، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net